عنوان	ہو گر وصال میسر
لکھاری	سمانہ زیدی
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول "،" آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ہو گر وصال میسر

سمانہ زیدی کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

ساری رات بارش برستی رہی اور بارش کے پانی سے ٹپکتی چھت سے پورے کمرے میں ٹھنڈک کا احساس تھا اس نے اس احساس سے بچنے کے لیے خود کو چادر میں لپیٹا مگر خنکی اتنی تھی کہ وہ سو نہیں پا رہی تھی۔ دور کہیں مسجد سے اذان کی آواز آئی لگتا ہے موذن مسجد میں ہی رہتا ہے جو بارش میں بھی اذان دے رہا تھا۔ امی لگتا ہے نماز کے لیے اٹھ گئی ہیں اب میرے پاس آتی ہی ہوں گی۔ اس نے پھر چادر میں منہ کو چھپایا۔ سردی اور پھر ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے کی ہمت پیدا کر رہی تھی۔ گھر میں افراد ہی کتنے تھے۔ وہ امی اور بابا۔ بھائی صاحب زوار ساتھ والے گھر میں رہتے تھے۔ ان کے گھر کی حالت ان سے بہتر تھی مگر اتنی نہیں کہ دو بچوں کے ساتھ اپنا اور ان کا دونوں گھر چلا سکیں۔ ان کے بابا حیدر زمان گاؤں کے سکول میں پڑھاتے تھے۔ گھر کا اچھا گزر بسر ہو جاتا تھا ابھی تین سال پہلے بھائی صاحب کی شادی کے بعد تھوڑی مشکل ہو گئی تھی تین سال سے گھر کی مرمت نہیں ہوئی تھی تو برسات میں گھر ٹپکنے لگتا تھا۔ بھائی صاحب نے گاؤں میں ہی اپنا کریانہ سٹور بنا لیا تھا۔ کشف نماز نہیں پڑھی ابھی تک امی نے منہ پر سے چادر اٹھائی اٹھ جاؤ نماز قضا ہو رہی ہے۔ جی امی۔ ساری رات پانی گرتا رہا ہے میں سو نہیں سکی اس واش روم کی طرف جاتے ہوئے کہا۔ میں نے کہا ہے آپ کے بابا سے دھوپ نکلے تو مٹی ڈلوا دیں

چھت پر۔ کشف نماز پڑھ کر امی کے پاس کچن میں آ گئی تھی۔ ارسل سے بات ہوئی ہے آپ کی اسماء بیگم نے پوچھا؟ نہیں امی بارش کی وجہ سے سگنلز نہیں آ رہے ہیں وہ ٹیبل پر سر رکھ کر لیٹی آنکھیں بند کر گئی۔ ارسل کا لاسٹ ائیر Bs کمپیوٹر سائنس میں ایڈمیشن ہوا تھا۔ وہ لاہور ہوسٹل میں رہتا تھا۔ وہ خود fsc کے رزلٹ کا انتظار کر رہی تھی۔ آگے پرائیویٹ پڑھنے کا ارادہ تھا۔ بابا تو چاہتے تھے کے وہ بھی ارسل کی طرح ریگولر پڑھے مگر وہ خود سارے اخراجات کی وجہ سے تیار نہ تھی۔ کشف ناشتہ کر کے بھابھی کو دیکھ آؤ۔ رات سے صارم کی طبیعت خراب ہے۔ جی امی جاتی ہوں۔ اللہ کرے آج دھوپ نکل آئے تو چھت کی مرمت کروالیں۔ اس نے باہر موسم کو دیکھ کر کہا۔

ناشتہ کرتے ہی وہ بھائی کیطرف آ گئی تھی۔ صارم کہاں ہے بھابھی اس نے کچن میں داخل ہو کر سلام کرتے ہوئے پوچھا رانیہ اس کی بھابھی اس کے ہی گاؤں سے تھی اس نے پرائیویٹ بی اے کر رکھا تھا ایک سلجھی ہوئی سلیقہ مند خاتون تھیں ان کی چھوٹی بہن کشف کی کلاس فیلو اور گہری دوست تھی۔ ابھی سلایا ہے ساری رات بے چین تھا۔ ناشتہ کرو گی انہوں نے ساتھ ہی اس سے ناشتے کا پوچھا۔ نہیں میں نے تو کر لیا ہے آپ کا بنا دوں۔ آپ آرام کر لیں تھوڑی دیر اس نے پاس آتے ہوئے کہا۔ بس بن گیا آپ کے بھائی نے جانا

ہے سٹور پر میں نے دونوں کا ہی بنالیا ابھی دل تو نہیں کر رہا لیکن صارم اور لالی اٹھ جائیں گے۔مجھے بتادیں دوپہر کو کیا بنانا ہے میں وہ ہی پکا لوں گی آپ بچوں کو دیکھ لیں.۔اچھا ابھی سوچتے ہیں۔وہ بھابھی کے ساتھ لاؤنج میں آگئی۔ہی صبح صبح ہماری گڑیا کہاں سے آگئی انہوں نے پیار سے بہن کے سر پر ہاتھ رکھا۔ویسے ہی بھائی صارم اور لالی کو دیکھنے آئی تھی وہ سو رہے ہیں تو میں امی کو دیکھ لوں لگ گئی ہوں گی کام میں بارش نے اتنا گند پھیلا ہوا ہے ۔اچھا بھابی پھر بتایئے گا کہ کیا پکانا ہے میں صارم،لالی کے اٹھنے کے بعد آؤں گی۔روکو کشف میں بھی چلتا ہوں امی بابا سے مل لوں۔وہ ناشتہ ختم کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہوئے

آج پھر لیٹ ہو فہد ملک تمھارے باپ کا ہسپتال ہے جو اپنی مرضی سے آتے ہو۔ڈاکٹر حسان غصے سے بولے۔خدمت خلق کر رہا تھا چاچو اس نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

میرے بچے ہسپتال آجایا کرو خدمت خلق کے بہت سے مواقع موجود ہیں یہاں بھی انہوں نے طنز کیا۔

فہد ملک ان کا بھتیجا تھا اور کچھ عرصہ پہلے ہی امریکہ سے چائلڈ سپیشلسٹ بن کر لوٹا تھا اس کے بابا جواد ملک خود میڈیسن کے پروفیسر تھے اور فہد اور آئمہ ان کی اولادیں تھیں وہ تو نوکری کرنا چاہتا تھا مگر چاچو حسان ملک نے اس کے آنے سے پہلے ہی اپنا ہسپتال مکمل کیا تھا اور بابا بھی یہی چاہتے تھے کہ وہ اپنا کام کرے۔اور چاچو کے مدد کرے۔ مگر فہد میں سوشل سروسز کے جراثیم کچھ زیادہ ہی تھے۔اس لیے صبح دیر سے آتا تھا آج بھی گھر سے نکل رہا تھا سامنے بچے کرکٹ پریکٹس کر رہے تھے اور بھاگتے ہوئے ایک بچہ گر گیا اسے فرسٹ ایڈ دی اس لیے لیٹ ہو گیا۔بقول اس کے وہ اسے ایسے ہی چھوڑ کر نہیں آسکتا تھا۔ فہد کی ماما مریم ملک نیوٹریشینسٹ تھیں چاچو کے ہسپتال میں ابھی گورنمنٹ سے ریٹائرمنٹ لے کر ہسپتال جوائن کیا تھا۔آئمہ بی فارمیسی کر رہی تھی۔چاچو کا بیٹا سنان بھی نیوروسرجن تھا اور شادی شدہ تین بچوں کا باپ تھا اس سے اپنی کولیگ سے شادی کی تھی اور ڈاکٹر ثنا کے ساتھ خوش تھے۔سنان اور فہد دونوں سے چاچو بہت پیار کرتے تھے زندگی کے ماہ سال میں کسی نے چاچو کی بیوی کے مطلق نہیں پوچھا تھا۔سنا تھا کے چاچو نے لو میرج کی تھی وہ لڑکی پٹھان تھی تو اس کے گھر والوں نے اسے چاچو کے ساتھ رہنے نہیں دیا۔پھر وہ دوسرے بچے کی پیدائش پر بچے کے ساتھ ہی مر گئیں۔چاچو ایک زندہ دل

انسان تھے مگر بیوی کے مرنے کے بعد خود کو دوسری شادی کے آمادہ نہ کر سکے اور سنان کے سہارے زندگی گزار دی۔ فہد اور آئمہ دونوں اس سے بہت اٹیچ تھے۔ فہد بچپن سے چاچو کی طرح ڈاکٹر بننا چاہتا تھا۔ آئمہ کا میڈیکل کا میرٹ نہیں بنا تو اس نے فارمیسی میں ایڈمیشن لے لیا۔

کشف رزلٹ آگیا ہے حنا نے کمرے میں داخل ہو کر بتایا اچھا کیا بنا وہ بیڈ شیٹ ٹھیک کرتے ہوئے بولی حنا نے تو شہر جانا تھا وہ میڈیکل کے ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی اس لیے آکسائیڈ تھی مگر کشف نے پرائیویٹ پڑھنا تھا اس لیے وہ خاموش تھی کشف کی بچی میرے سے زیادہ مارکس آئے ہیں۔ اور ایسے لگ رہا ہے کہ فیل ہو گئی ہو۔ اچھا پھر کیا کروں کشف نے آہستگی سے کہا۔ یار تم تو تیاری کے بغیر بھی ٹیسٹ دو گی تو میرٹ پر آجاؤ گی۔ میں نے زوار بھائی کے ساتھ جانا ہے اپلائی کرنے تم بھی کر دو۔ نہیں حنا میں کوئی بھی ایسی خواہش نہیں کر سکتی جس سے بابا پریشان ہوں۔ اچھا شہر دیکھنے تو چلو. میرے ساتھ اس نے منت کرتے ہوئے کہا۔ اچھا سوچوں گی۔ سوچوں گی نہیں بلکہ میں خالہ کو بتاتی ہوں کہ تم میرے ساتھ جا رہی ہو صبح حنا بات تو سنو میں کیا کروں گی وہ اس کے پیچھے باہر آئی۔ کیا ہوا ہے بیٹا اسماء بیگم نے پوچھا۔ خالہ میں کل زوار بھائی کے ساتھ شہر جا رہی ہوں

کشف کو لے جاؤں۔انہوں نے بیٹی کی شکل دیکھ کر اندازہ لگا یا۔کشف چلی جاؤ بیٹا ویسے تو کہیں جانا نہیں ہوتا ارسل سے بھی مل لینا کہ رہا تھا کچھ چیزیں لی ہیں تمہارے لیے وہ بھی لیتی آنا۔امی میں کیا کروں گی جا کر وہ ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔حنا نے منہ بنایا اچھا زیادہ اوور ایکٹنگ کی ضرورت نہیں ہے چلوں گی کشف نے مسکرا کر بولی اسے پتا تھا بغیر منائے اس نے ٹلنا نہیں ہے۔

فہد آج یونیورسٹی سے واپسی پر بھی لے لینا مجھے میں گاڑی سروس کے لیے بھیج رہا ہوں اس نے شام کو دینی آپ لنچ بریک میں مجھے گھر چھوڑ دینا۔جی بابا میں لے لوں گا۔آپ جلدی آ جائیں گے آج آئمہ جو کے آج کل فری تھی ایڈ میشن ٹیسٹ کی وجہ سے کلاسز پر اپر نہیں ہو رہی تھیں۔جی بیٹا آج کلاسز کم ہیں۔ چلیں بابا فہد نے اپنا بیگ لیا۔بھائی سنان بھائی سے کہیے گا بھابھی بچوں کو لے آئیں میں اداس ہو رہی ہوں۔اچھا پرسوں تو آئے تھے وہ ابھی سے یاد آنے لگی ہے۔پورا قبضہ کرر کھا ہے سنان کی بیوی بچوں پر، بھائی آئمہ نے منہ بنایا، دیکھ لیں بابا۔اس نے شکایتی نظروں سے باپ کو دیکھا۔ہاں ہاں دیکھیں بابا میں اس خوف سے شادی نہیں کرتا کے سنان کیطرح یہ میرے بیوی بچوں پر بھی قبضہ کر لے گی۔بھائی وہ غصے سے لال پیلی ہوتی کمرے سے چلی گئی۔بری بات ہے فہد صبح صبح بہن کو ناراض کر دیا۔بابا

وہ غصے میں اتنی پیاری لگتی ہے کہ کیا بتاؤں۔وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے بولا. ماما آج آجائیں گی نہ اس نے باپ کو دیکھا۔وہ ایک سیمینار اٹینڈ کرنے اسلام آباد گئیں تھی۔امید تو ہے کیوں کے فارنرز ہیں ہو سکتا ہے ڈے اکسٹینڈ ہو جائے آپ کال کر لینا۔

جی بابا اس نے جواد ملک کو یونیورسٹی گیٹ پر اتارتے ہوئے کہا۔

ہاں جی برخوردار آج وقت پر کیسے آ گئے حسان ملک نے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کیا کروں آپ نے نظر لگادی ہے میرے سوشل ورک کو وہ کون سا چپ رہنے والا تھا۔اور بتائیں آئے نہیں اتنے دن سے آپ آئمہ یاد کر رہی تھی۔وہ تقریباً روز ہی ملتے تھے اب دو دن ہو گئے تھے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے کتنے دن سے نہیں ملے۔بھابھی نہیں تھیں تو آپ آجاتے ہماری طرف۔مصروفیت تھی سنان کی سرجری ڈے تھا بس پھر شنا اور بچے نانو کیطرف چلے گئے اس لئے نہیں آئے۔چاچو آپ اتنے ہینڈسم ہیں شادی کر لیں۔اس نے مشورہ دیا۔جی بیٹا تمھاری کر دیں پھر اپنی سوچتا ہوں انہوں نے دوبدو جواب دیا۔اور مسکراتے ہوئے پیشنٹ روم کی طرف بڑھے۔

کشف اٹھ جاؤ یہ زندہ بھی ہو اس نے ناک کے آگے ہاتھ رکھا۔کیا ہے سونے دو اس نے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہٹایا۔وہ سوتے میں جھنجھلائی۔کشف ہم لیٹ ہو رہے ہیں زوار بھائی نے

سٹور کھول کر آ جانا ہے اس نے ہاتھ پکڑ کر اسے بستر سے اٹھایا۔ کیا ہے پڑھنا تم نے ہے مجھے کیوں خوار کر رہی ہو۔ اکیلی چلی جاؤ۔ دفعہ ہو جاؤ جلدی اس نے واش روم میں دھکا دیا ۔ حنا اس کے کمرے کو ارینج کیا۔ کشف شاور لے کر واش روم سے باہر آئی۔ میری نیند کی دشمن اس نے حنا کو چھیڑا۔ بکواس بند کرو اور جلدی تیاری کرو۔ کشف نے ٹی پینک کلر کا لونگ کرتا اور سیم ٹرراوزر پہن کر شیشے کے سامنے آ گئی۔ حنا بھائی آ گئے اس نے پوچھا ۔ نہیں تم ناشتہ کر لو میں نے آملیٹ پراٹھا بنایا ہے۔ چاچو چاچی نے بھی ناشتہ کر لیا ہے ایک تم ہی سست ہو اس نے

کشف کو گھورا۔ ہائے میری سگھڑ بچی اس نے شوخی سے اس کے گال چٹ کیئے۔ دونوں کمرے سے باہر آئیں۔ اسلام علیکم اس نے دونوں کو مشترکہ سلام کیا۔ اور ناشتہ کرنے لگی ۔ کشف بیٹا آگے کیا پلین ہے سٹڈی کا۔ بابا پرائیویٹ کچھ بھی کر لوں گی۔ بیٹا آپ کیوں اپلائی نہیں کر رہیں حنا کے ساتھ۔ بابا مجھے آپ دونوں کے پاس رہنا ہے۔ بیٹا جی زوار، رانیہ اور بچے ہیں تو اور پھر آپ آ جایا کرنا ہر ہفتے۔ بابا میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں اس نے منہ بنایا۔ چاچو اس کا ادارہ کسی بھی کام کا نہیں ہوتا میرے ساتھ ہوتی تو میرا دل بھی لگ جاتا پھر آنا جانا بھی آسان ہو جاتا مگر ان محترمہ کی تو سوچ ہی نرالی ہے۔ اسلام علیکم زوار بھائی

کمرے میں داخل ہوئے۔جی بیٹا تیاری ہو گی اُنہوں نے کشف کے سر پر ہاتھ رکھا۔جی بھائی بس بیگ لے آؤں۔ بابا میں راحیل کو کہ آیا ہوں آپ تھوڑی دیر تک ہو آئیے گا۔جی بیٹا میں چلا جاؤں گا آپ خیر سے جاؤ۔کشف کو سمجھاؤ ہماری تو گزر گی اُپنا مستقبل خراب نہ کرے انشاءاللہ سب ہو جائے گا ایڈمیشن لے لیں۔جی بابا میں کرتا ہوں بات۔امی رانیہ اور بچے بھی ابھی آتے ہی ہوں گے۔وہ اٹھتے ہوئے بولے کشف نے سیم پنک کلر کا حجاب اور سیم ڈوپٹہ لیے معصوم سی لگ رہی تھی۔حنا نے سکائے بلو کلر کا کرتا ڈوپٹہ اور وائٹ ٹراوزر پہنے اچھی لگ رہی تھی۔میک اپ میں دونوں نے صرف پنک لپ سٹک لگا رکھی تھی۔زوار بھائی کے ساتھ دونوں باہر آئیں۔زوار بھائی دوست کی گاڑی لے کر آئے تھے ۔وہ بھائی کے ساتھ اور حنا بیک سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔شافی کیا ارادہ ہے آگے پڑھنے بھائی ابھی سوچا نہیں بھائی اس نے بات ختم کی۔اچھا رسل کو بتایا ہے۔نہیں سرپرائز دینا ہے ۔اور کشف مارکیٹ بھی چلیں گے اچھا سا کھانا کھائیں گے حنا نے پلیننگ کی۔کیوں تمھارا فسٹ میرٹ لسٹ میں نام آگیا ہے کشف نے چھیڑا۔نہیں وہ تو تمھارا آئے گا۔میرا تو لاسٹ لسٹ میں آجائے میں تو خوش ہوں۔ایسے ہی سارا راستہ کشف اسے چھیڑتی رہی مگر وہ بھی یونیورسٹی جانے کی خوشی میں جواب دیتی رہی۔

بابا لینے آ جاؤں آپ کو فہد نے لنچ بریک میں جواد صاحب کو کال کر کے پوچھا۔ جی بیٹا فری ہوں جاؤں گا آپ کے آنے تک۔ لائنوں میں اپلائی کرنے والے سٹوڈنٹس پر نظر ڈالی۔ ایڈمن میں بہت رش تھا وہ اولڈ ریکارڈ میں سے مارکس شیٹ لینے آئے تھے۔ باہر آتے ہی وہ لائبریری کی طرف بڑھے انہیں ڈیٹا شیٹ آپ ڈیٹ کرنی تھی۔ گراؤنڈز میں بھی روٹین سے زیادہ رش تھا۔ گزرتے ہوئے کانوں سے میں پڑی آواز نے متوجہ کیا زوار بھائی فارم کی تصدیق کروانی یہاں تو کسی کو جانتے بھی نہیں ہیں حنا ایک گھنٹہ لائن میں لگ کر فارم جمع نہ ہونے پر رونے والی ہو رہی تھی۔ کوئی بات نہیں گڑیا کروا لیتے ہیں اس لیے میں نے کہا تھا ارسل کو بلا لیتے ہیں مگر آپ دونوں نہیں مانے۔ اب دیکھتا ہوں زوار بھائی کی بات پر حنا مزید پریشان ہوئی لاؤ کچھ کرتا وہ کہتا ہوا جواد ملک کے ساتھ سے گزرا انہوں نے بے ساختہ اسے آواز دی بیٹا بات سنیں۔ زوار نے مڑ کر دیکھا جی سر آپ نے مجھے کچھ کہا ہے۔ جی بیٹا وہ دراصل میں نے آپ دونوں کی باتیں سن لی تھیں انہوں نے حنا کو دیکھتے ہوئے کہا غالباً آپ کی بہن ہے۔ جی سر۔ آپ میرے آفس آ جائیں میں تصدیق کر دیتا ہوں۔ بہت شکریہ جناب وہ امداد غیبی سمجھ کر شکر گزار ہوا۔ کشف کب سے پارکنگ ایریا میں ان کا انتظار کر رہی تھی انہوں نے تو بہت کہا تھا کہ ساتھ چلے مگر وہ مانی نہیں اب دو

گھنٹے میں ان کے نا آنے پر افسوس کر رہی تھی۔ محترمہ آپ نے گاڑی غلط لگا رکھی ہے پیچھے گاڑیوں کی پارکنگ کے بعد آپ کا گاڑی نکالنا مشکل ہو جائے گا۔جب وہ آئے تھے تو پورا پارکنگ ایریا خالی تھا اس لیے شاید زوار بھائی نے غور نہیں کیا۔وہ پھر بولا کیا بہری وہری تو نہیں ہیں وہ اشارے سے بولا کشف نے اسے گھورا مگر بولی کچھ نہیں۔ محترمہ میں اندر جا رہا ہوں گاڑی پارک کر کے پھر مجھے کچھ مت کہیے گا۔وہ مڑا اب کیا بھائی کے آنے کے بعد بھی دو گھنٹے انتظار کرنا پڑے گا یہ پتا نہیں کتنی دیر میں آئے گا اس نے سوچا۔ سنیں ارے واہ آپ تو بولتی بھی ہیں۔وہ مجھے ڈرائیونگ نہیں آتی۔تو ڈرائیور حاضر ہے وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا جھکا۔جوکر کہیں کا اس نے دل میں سوچا۔اس نے چابی کے لیے ہاتھ بڑھایا اور گاڑی سیدھی کر کے چابی اس دی اور مڑا سنیں اس نے پھر آواز لگائی۔دیکھیں اگر کوئی اور کام بتانے والی ہیں تو میں بالکل اتنا اچھا نہیں ہوں۔اس نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔وہ تو شکل سے ہی لگ رہے ہیں اس نے پھر سے دل میں سوچا۔وہ آپ کو کیمسٹری ڈپارٹمنٹ کا پتا ہے۔اس کی تھوڑی دیر پہلے حنا سے بات ہوئی تھی۔ جا تو وہ بھی اسی سائیڈ پر رہا تھا بابا کو لینے۔جی وہاں کیا کوئی سفارش کروانی ہے ویسے شکل سے تو پڑھنے والی لگتی ہیں کہیں فیل تو نہیں ہو گئیں کشف بات کر کے پچھتائی۔جواد صاحب کی کال آ رہی تھی جی بابا وہ اسے

آفس میں بلا رہے تھے۔جی بابا میں پارکنگ میں ہی بس آیا۔ محترمہ جانا ہے تو آجائیں

۔ویسے میں کسی اور ڈپارٹمنٹ میں بھی بھیج سکتا ہوں اس لیے یقین کرنے کی بالکل

ضرورت نہیں ہے۔ عجیب ہے یہ بھی مدد کرنی ہے تو کرے ورنہ دفعہ ہو جائے۔اسے

سوچ میں گم دیکھ کر اس نے چٹکی بجائی جی تو پھر چلیں۔اچھا مطلب نہیں چلیں پھر اللہ

حافظ اس نے ہاتھ ہلایا اور مڑا۔اندد تو چل کشف کہیں تو جائے گا۔وہ اس کے پیچھے بڑھی

اسے پیچھے آتے دیکھ کر مسکرایا۔آپ نیو ایڈمیشن ہیں۔ نہیں میری کزن ہے اس کے ساتھ

آئی تھی۔آپ کیا کرتی ہیں اس نے بات بڑھائی اس کے چہرے میں کچھ ایسا تھا جو اس کے

دماغ میں کلک کر رہا تھا ایسے جیسے اس نے پہلے اس کو کہیں دیکھا ہے۔میں نے Fsc کی

ہے اچھا اور کتنے % مارکس آئے ہیں۔ 94٪ وہ منمنائی۔واہ پھر تو آپ میڈیکل میں

جائیں گی۔ نہیں میری ایسی کوئی خواہش نہیں اس نے منہ بنایا۔ارے کیوں بھی اس کی

طرف مڑتے ہوئے بولا۔کشف نے منہ موڑا جیسے جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی۔

فارمیسی ڈپارٹمنٹ میں داخل ہوا اس کے گراؤنڈ فلور پر کیمسٹری ڈپارٹمنٹ ہے اسے

سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر جواب دیا۔سامنے سیڑھیوں سے اسے زوار بھائی نظر آئے۔وہ

میرے بھائی اس نے جوشی سے اشارہ کیا ایسے جیسے ویرانے میں کوئی اپنا نظر آتا ہے۔وہ فہد

کو چھوڑ کر بھائی کی طرف بڑھی۔ سنیں فہد ملک نے اسے دور جاتے دیکھ کر آواز دی۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ کے کیا مسائل ہیں جو آپ پڑھنا نہیں چاہتیں مگر مخلصانہ مشورہ ہے اور وقت کی ضرورت بھی پڑھائی ضرور مکمل کریں۔ وہ آگے بڑھ گئ حنا نے اسے دیکھ کر ہاتھ ہلایا۔ ہو گیا کام ہاں بس نہ پوچھو آج تو کی غیبی امداد ہوئی ہے۔ ایک اللہ کے بندے نے فارم تصدیق بھی کر دیے اور لائن میں لگے بغیر جمع بھی کروا دیے۔ آب چلو ارسل کو لیتے ہیں اور کھانا کھاتے ہیں وہ چہکی۔ ذوار بھائی جواد صاحب کا شکریہ ادا کر کے آئے تھے جنہوں نے نا صرف فارمز تصدیق کیا بلکہ اپنی آفس بوائے سے جمع بھی کروا دیے۔ وہ پنجاب یونیورسٹی کے ہی کمپیوٹر سائنس ڈپارٹمنٹ میں تھا حنا نے بھی تین سبجیکٹ میں اپلائی کیا تھا۔ جس کا بھی میرٹ بن جاتا۔ زوار بھائی نے شکر ہے گاڑی کی پلیسمنٹ نوٹ نہیں کی تھی۔ اتنے میں کشف نے پھر اسی لڑکے کو پارکنگ میں آتے دیکھا اس کے ساتھ اسکے شاید والد تھے جن سے وہ فون پر بات کر رہا تھا۔ زوار بھائی گاڑی سے باہر آ کر ان کی طرف بڑھے حنا بھی ان کے پیچھے ہوئی۔ سر آپ کا بہت شکریہ ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا آج کام نہیں ہو گا۔ یہ میری بہن ہے کشف انہوں نے ہماری مدد کی ہے فارمز جمع کروانے میں۔ اسلام علیکم سر وہ مودب ہوئی انہوں نے سر پر ہاتھ رکھا۔ فہد نے اس کے چہرے کو

کھو جا کیا ایسا تھا جو اس چونکا رہا تھا۔اس نے سر جھٹک کر اپنے خیالات سے خود کو آزاد کیا فہد کے مسلسل اپنی طرف دیکھنے پر وہ غیر ارادی طور پر بھائی کے پیچھے ہوئی۔ فہد نے خود پر لعنت بھیج کر نظروں کو لگام دی۔ زوار بھائی گاڑی کی طرف مڑے تو اس نے فہد کی طرف دیکھا وہ اب سر جھکائے ہوئے تھا۔ کشف کے مڑتے ہی وہ بابا سے مخاطب ہوا بابا یہ جوان صاحب کی بہن تھی وہ کچھ دیکھی دیکھی نہیں لگ رہی تھی۔ انہوں نے بیٹے کی طرف دیکھا وہ انہیں بہت سنجیدہ لگا۔ فہد کوئی مسئلہ ہے نہیں بابا کچھ نہیں آپ چلیں۔

ایک بھرپور دن گزار کر وہ گاؤں واپس آ گئے تھے اب تو میرٹ لسٹ بھی لگنے لگی تھیں ۔مگر دو لسٹوں میں تو اس کا نام نہیں آیا تھا ابھی رو دھو کے گئی تھی۔ایک ہفتے بعد فارمیسی کی فرسٹ لسٹ لگنی تھی۔اس نے فارمیسی کے علاوہ Bs Chemistry اور Bs zoology میں اپلائی کیا تھا۔دونوں کی میرٹ لسٹ 95٪ تک فرسٹ لسٹ میں تھی اتنا میرٹ ہائی تھا اس کے 90٪ تھے۔ کشف ارسل سے بات کر رہی تھی حنا اندر داخل ہوئی آتے ہی اسے گلے لگا کر گال چومے۔ حنا خیر ہے کشف حیران پریشان ہوئی کیا بات ہے آج فارمیسی کی لسٹ لگنی تھی نام آگیا ہے کیا ہاں یار نام آگیا ہے ٹاپ 5 میں تمھارا زوار بھائی اور رانیہ بھابھی کے ساتھ امی بابا بھی کمرے میں داخل ہوئے۔ کشف کچھ سمجھ

نہیں پا رہی تھی الو میں اپنے فارم کے ساتھ تمھارے بھی جمع کروا آئی تھی اس دن جب تم صبح میں نیند سے بیدار نہیں ہو رہی تھیں میں نے تمھارے ڈاکومنٹ بھی لے لیے تھے ۔اس نے اسے سمجھایا۔امی بابا زوار بھائی نے اسکا سر چوم کر مبارک بعد دی رانیہ بھابھی نے گلے لگایا۔اگر مگر کچھ نہیں ارسل پڑھائی کے ساتھ جاب بھی کر رہا ہے اس کی پڑھائی کا ہم پر کوخرچہ نہیں MDCat کی تیاری کرو 2nd attempt میں ضرور دینا انشاءاللہ بہتر ہو گا زوار بھائی نے اسے نرمی سے ڈانٹ کر کہا،بھائی صحیح کہ رہا ہے۔آپ سال ضائع نہیں کرو۔جی بابا اس نے سر جھکایا۔اسماء بیگم نے اپنی فیملی کو فخر سے دیکھا جو ان کے صبر کا انعام تھی۔حیدر زمان اس کے لیے اللہ کا دیا تحفہ تھے اچھے شوہر اور بہت ہی اچھے باپ تھے۔انہوں نے تو اللہ سے شکوے بھی چھوڑ دیے تھے ان جیسا شوہر پا کر اب کشف کی صورت وہ اپنے خواب پورے ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھیں اور یقیناً آپی بھی بہت خوش ہوں گی۔

چاچو کچھ پریشان تھے فہد نے ایک دو بار پوچھا مگر وہ کچھ نہیں یار کہ کر خاموش ہو گئے۔پھر فہد بھی پیشنٹس کے ساتھ مصروف ہو گیا۔آئمہ کی کال تھی ان کے ڈپارٹمنٹ میں آج ویلکم پارٹی تھی اسے شام میں جانا تھا۔فہد چاچو سے ملنے کا سوچ کر روم سے باہر آیا۔چاچو

اسے ریسپشن پر ہی نظر آ گئے تھے، چاچو کیا ہوا ہے وہ ان کے ساتھ لنچ ایریا میں آ گیا تھا۔ فہد کیا کبھی ایسا ہوا ہے کسی غیر کو دیکھ کر ایسا لگے جیسے آپ کا بہت زیادہ اپنا ہو۔ اس کے ذہن میں اس لڑکی کا نقشہ آیا جس کو دیکھ اسے ایسا لگتا رہا تھا جیسے اس کو کہیں دیکھا ہو۔ یار کل فارمیسی میں orientational day پر گیا تھا۔ ایک بچی تھی انٹرو کے لیے آئی تو ایسا لگا کہ کوئی بہت اپنا سامنے ہے اس کی آنکھیں وہ پھر خیالوں میں کھو گئے تھے۔ سوچوں کے پردے پر لمبی مڑی ہوئی پلکوں کے ساتھ غزالی آنکھوں کا تاثر لہرایا ایک عرصے سے انہوں نے تو اپنی سوچوں سے نظر چرانا سیکھ لیا تھا۔ وہ تو اسے یاد بھی نہیں کرنا چاہتے تھے جیسے ان کی وجہ سے وہ زندگی ہار گئی تھی۔ کیا ملا اس کو ان سے محبت کر کے وہ پانچ سال کے عرصہ ہی میں محبت اور زندگی دونوں ہار گئی۔ ان کی آنکھیں نم ہوئیں جب وہ شجاع خان کے در پر اس کے آخری دیدار کی منت کر رہے تھے۔ جاؤ حسان ملک مر گئی وہ جس سے تمھارا تعلق تھا اس گھر سے ختم تمھارا رشتہ اور ہاں جاتے ہوئے اپنی اولاد کو لیتے جانا میں اس کو اپنے گھر میں برداشت نہیں کر سکتا انہوں نے سنان ان کے حوالے کیا۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے کیوں کہ انہوں نے اس ننھے وجود کو شاید اپنی بیٹی کے بدلے میں رکھ لیا تھا جس نے پیدا ہوتے ہی ماں کے ساتھ ساتھ باپ کو بھی کھو دیا تھا۔ اسماء نا باپ کو سمجھا پائی

نہ ہی حسان ملک سے کچھ کہہ پائی۔ شجاج خان بھی ایک سال کے عرصے میں چل بسے تو وہ کشف کے ساتھ گاؤں آ گئی. اس نے ان پانچ سال کے عرصے میں کیا کھویا۔ اپنے جان سے پیارے رشتے بابا اور بہن۔ اپنے خواب شنایا آپی کی شادی کی سزا تو اسے ملی وہ میڈیکل فسٹ ائیر میں تھی بابا نے شادی کردی بیس سال کی عمر میں وہ دو بچوں کی ماں تھی حیدر زمان ان کے ہر درد کی دوا تھے۔ پھر کشف ان کی زندگی میں آئی توزوار اور ارسل بہت چھوٹے تھے انہوں نے اسے بھی اپنے دامن میں سمیٹ لیا۔ ان دونوں کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ کشف دراصل حسان ملک اور شنایا خان کی اولاد تھی۔ مگر وہ بھول گئے تھے کی کشف بلکل شنایا خان کے نقش لے کر پیدا ہوئی تھی۔ دیکھنے والے ہمیشہ کہتے کے خالہ پر گئی ہے۔ اس حقیقت نے حسان ملک کو چونکا دیا تھا۔ اتنے سالوں میں نا تو اسماء کی حسان ملک سے ملاقات ہوئی نہ حسان ملک نے ان سے ملنے کی کوشش کی۔ چاچو آئمہ کی کال ہے آپ پریشان نہ ہوں میں رات میں آتا ہوں آپ کی طرف۔ وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

کشف تمھاری تیاری ہوگئی شاکنگ کلر کا لانگ کرتا اور چوڑی دار میں حجاب لیے بہت معصوم لگ رہی تھی حنا نے اس کے گلابی گالوں پر ہاتھ رکھ کر ماشاءاللہ بولا کشف اللہ نے نہ تمہیں فرصت سے بنایا ہے۔ اچھا اب میں نروس ہو رہی ہوں اس نے انگلیاں

چٹخائیں۔ وہ خود بھی میرون کرتے میں اچھی لگ رہی تھی۔ مگر کشف کی آنکھوں کا تاثر اسے نمایاں کرتا تھا اس کی ماں کی آنکھوں کے تاثر نے ہی تو اس کے باپ کو اسیر کر دیا تھا۔ وہ پیدل ہی ہوسٹل سے یونیورسٹی آ گئی تھیں۔ بھائی مجھے ہوسٹل اپنی فرینڈز کو چھوڑنا ہے آئمہ نے فرنٹ ڈور کھولا آ جائیں کشف، حنا۔ فہد نے سامنے سے آتی کشف پر نظر ڈال کر فوراً جھکا لی تھیں۔ کیوں باندھتی ہیں اس کی آنکھیں مجھے خود سے کیا کھوجتا ہوں میں اس کے چہرے میں اس نے بے بسی سے بالوں میں ہاتھ پھیرے۔ اسلام علیکم آپ تو سر جواد کے بیٹے ہیں نا حنا نے فہد ملک کو مخاطب کیا۔ آئمہ آپ سر جواد کی بیٹی ہیں ساتھ ہی آئمہ سے پوچھا آپ جانتی ہیں بابا کو۔ جی آج ان کی وجہ سے ہی یونیورسٹی میں ہیں۔ حنا مسکرائی اور ساری بات بتائی۔ بابا ایسے ہی ہیں بے لوث مددگار آئمہ نے فخر سے کہا۔ فہد نے بیک میرر سے کشف پر نظر ڈالی جو باہر کے نظاروں میں گم تھی۔ بھائی آپ کو پتا ہے یہ میری جونیئر ز ہیں مگر پھر بھی ہماری دوستی ہو گئی ہے۔ فہد نے ہوسٹل گیٹ پر گاڑی روکی۔ بہت شکریہ آئمہ حنا اترے ہوئے بولی ان دونوں کے اندر جانے تک اس نے کشف کی پشت کو دیکھا اور گہری سانس لے کر واپس مڑا۔ بھائی یہ دونوں کزنز کتنی مختلف ہیں۔ حنا اتنی فرینڈلی ہے اور کشف تو مجھے پراوڈ لگتی ہے۔ ویسے اتنی پیاری ہے مغرور تو ہونا چاہیے۔ میں

ناآپ کے لیے کشف کی طرح پیاری لڑکی ڈھونڈوں گی۔دل تو کیا کہ دے کہ مجھے تو کشف ہی چاہیے۔

ڈپارٹمنٹ میں حنا کا رو رو کر برا حال تھا کشف کا میڈیکل کالج میں ایڈمیشن ہو گیا تھا کیلے ہونے کی وجہ سے حنا رو رہی تھی وہ دونوں نرسری سے ساتھ تھیں۔اداس تو کشف بھی تھی مگر اس کو جذبات پر قابو کرنا آتا تھا۔پوری کلاس کو وہ معصوم سی لڑکی اچھی لگتی تھی ۔سب نے اسے وش کیا تھا۔آج اس کا آخری دن تھا۔ارسل کے ساتھ جانا تھا۔ چلیں حنا ارسل آگیا ہے وہ سب سے گلے ملی۔ملنے آیا کرو کی پیاری لڑکی آئمہ نے اس کے گال چومے۔کشف نے ہاں میں سر ہلایا۔ارسل یونیورسٹی پارکنگ میں ان کا انتظار کر رہا تھا۔ ارسل گاڑی نکال کر مین روڈ پر لے آیا تھا۔حنا مسلسل سنوں سنوں کر رہی تھی اور وہ اس کا مزاق اڑا رہا تھا اچانک سامنے سگنلز مس کرتے ہوئے بائیک آکر سامنے فرنٹ سے ٹکرائی اور فرنٹ گلاس ٹوٹ کر ارسل کو زخمی کر گیا تھا۔سگنلز پر رش نا ہونے کے برابر تھا کشف اور حنا کا برا حال تھا۔حسان صاحب ابھی ڈبل شیفٹ کر کے واپس جا رہے تھے سارا واقع ان کے سامنے ہوا تھا انہوں نے اپنی گاڑی سائنڈ پر لگائی۔اور کشف جو بھائی کو دیکھ کر روئے جا رہی تھی ارسل خون بہنے کے باوجود انہیں تسلی دے رہا تھا۔بیٹا آپ بیک سیٹ پر

جائیں انہوں نے ارسل کو ساتھ والی سیٹ پر آنے میں مدد دی اور گاڑی ہاسپٹل کے راستے پر ڈالی۔ فہد کو کال کر کے گاڑی پک کرنے کا کہا اور سنان کو الرٹ کیا بلڈ نگ کی وجہ سے ارسل بے ہوش ہو گیا تھا۔ بیٹا آپ روئیں نہیں میں نے دیکھا ہے زخم گہرا نہیں ہے ہم بس پہنچ گئے ہسپتال انہوں نے دونوں کو تسلی دی۔ فوراً ایمر جنسی میں لے جایا گیا تھا ۔ڈاکٹر حسان ساتھ تھے تو ایڈمٹ فوری کر لیا گیا۔ حنا نے زوار کو کال کر دی تھی۔ سنان ایمر جنسی روم سے باہر آیا تو حنا اس کے پاس آئی ڈاکٹر کیسا ہے ہمارا بھائی۔ وہ ٹھیک ہیں زخم شکر ہے زیادہ گہرے نہیں تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا۔ اتنے میں فہد آگیا وہ کشف اور حنا کو وہاں دیکھ کر حیران ہوا۔ سنان سے اپڈیٹ لیں۔ آپ دونوں آفس میں بیٹھ جائیں ہم ہیں یہاں پر ایک گھنٹے تک ہوش آجائے گا فہد نے کہا۔ نہیں جب تک ارسل کو ہوش نہیں آجاتا ہم کہیں نہیں جائیں گے کشف بولی۔ بیٹا فہد ٹھیک کہہ رہا ہے آپ میرے آفس میں آجائیں انہوں نے کشف کے سر پر ہاتھ رکھا۔ یہ ہی تو تھی جس کی وجہ سے وہ راتوں میں اٹھ جایا کرتے شنایا کی یاد اور اس کا چہرہ ان کو سونے نہیں دیتا تھا اپنا اور اس کا تعلق ڈھونڈ نے پر بھی نہیں ملتا تھا وہ نہ ہی اس کے باپ حیدر زمان کو جانتے تھے نہ ہی شنایا کا اس کے گاؤں سے کوئی تعلق تھا۔ اس کا ڈیٹا انہوں نے اپنی سوچوں سے پریشان ہو کر لیا تھا مگر کچھ

سراغ نہیں ملا۔ چلیں بیٹا وہ آگے بڑھے تو کشف اور حنا ان کے پیچھے چل پڑے۔ فہد نے شکر ادا کیا اس کو پریشان دیکھ کر سنان اس کے پاس آیا اور بولا ان کو پہلے سے جانتے ہو ۔ہوں یہ آئمہ کے ڈپارٹمنٹ کی ہیں۔ کیا آئمہ کے ڈپارٹمنٹ کی ساری گرلز کو جانتے ہو یا ان پر خاص نظر کرم ہے سنان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔اتنا دماغ نہیں چلاؤ میرے بھائی اس نے کندھے سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور چل پڑا۔ مطلب میرا اندازہ درست ہے اچھا وہ کون سی والی ہے یہ تو بتاتے جاؤ سنان نے آواز لگائی۔ فہد ان سنی کرتا آگے بڑھ گیا۔ 2 گھنٹے ہو گئے تھے ارسل کو ہوش نہیں آیا تھا۔ کشف کبھی بیٹھ جاتی اور کبھی کمرے کے چکر لگانے لگتی گلاس ڈور سے اس نے زوار بھائی، امی اور بابا کو دیکھا وہ ڈور کھول کر باہر آئی آتے ہی وہ زمان خان کے گلے لگ کر رونے لگی تھی۔ بس میرا بچہ ارسل ٹھیک ہے تھوڑی دیر میں روم میں شفٹ کر دیں گے۔ انکل آپ جب تک ڈاکٹر حسان کے آفس میں بیٹھ جائیں فہد نے کہا۔ ڈاکٹر صاحب تھوڑی دیر میں آجائیں گے سنان اور فہد نے ان کو مشکل سے گھر بھیجا تھا وہ کشف کے پاس رہنا چاہتے تھے مگر کل بھی ایمرجینسی کی وجہ سے ڈبل ڈیوٹی کی تھی تو فریش ہونے گھر آگئے گھر آکر بھی کشف کا چہرہ نظروں میں آتا رہا تو تھوڑی دیر بعد ہی ہسپتال کے لیے نکل آئے۔ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آتے ہی جس

چہرے پر نظر پڑی اس نے حیران کر دیا تھا اسماء بھی کھڑی ہو گئیں انہوں نے پریشانی سے زمان خان کو دیکھا انہوں نے نظروں میں ہی اسے تسلی دی شنایا کی شادی کی تصاویر میں انہوں نے حسان ملک کو دیکھا تھا بس اب ڈاڑھی اور سر کے بال سفید ہو گئے تھے چہرے پر وہی وقار تھا۔ حسان صاحب نے جان لیا تھا کہ کشف اپنی خالہ پر گئی ہے۔ کیسی ہو اسماء؟ انہوں نے زمان خان سے مصافحہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا۔ الحمدللہ میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں سنان کیسا ہے چار سالہ سنان کا چہرہ ان کی نظروں میں آیا۔ الحمدللہ ڈاکٹر ہے شادی ہو گئی ہے اب تو ماشاءاللہ 3 بچے ہیں۔ آپ کے کتنے بچے ہیں انہوں نے پھر سوال کیا یہ میرا بڑا بیٹا ہے زوار، ارسل آپ کا پیشنٹ اور بیٹی کشف۔ کشف بالکل شنایا جیسی ہے اگر ہماری بیٹی ہوتی تو بالکل کشف جیسی ہوتی انہوں نے پیار سے کشف کو دیکھ کر کہا۔ یہ شنایا خالہ کے شوہر ہیں انہوں نے بچوں کی سوالیہ نظروں کا جواب دیا۔ بہت سے سوالات تھے جو وہ اسماء سے کرنا چاہتے تھے۔ شجاع خان کا پوچھنا چاہتے تھے مگر وقت مناسب نہیں تھا۔ بابا پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے روم شفٹ کر دیا گیا ہے سنان اندر آتے ہوئے بولا اسماء نے سنان کو اور پھر کشف کو دیکھا۔ سنان ان سے ملو بیٹا یہ آپ کی خالہ ہیں اسماء خان ان کے شوہر زمان خان۔ انہوں نے باری باری سب کا تعارف کروایا۔ اسماء نے آگے بڑھ کر سنان

کا ماتھا چوما۔ ماشاءاللہ یہ بھی شنایا آپی جیسا ہے وہ بولی۔ ایسا ہی ہے کشف کو دیکھ کر کوئی بھی سنان کی بہن کہہ سکتا ہے ان کے کہنے پر بے ساختہ انہوں نے شوہر کو دیکھا۔ تو بابا ویسے بھی میری کوئی بہن تو ہے نہیں کزن سسٹر صحیح کیوں کشف اس نے کشف کو دیکھ کر پوچھا اس نے گردن کو ہاں میں ہلایا۔ خالہ آپ گھر چلیں اور میں کچھ نہیں سنوں گا اس نے ساتھ ہی کال ملا کر ثناء کو گیسٹ روم ریڈی کرنے کے لیے کہا۔ ارسل کو ہوش آگیا تھا سب اس اچانک ملنے والوں پر حیران تھے۔ فہد ملک کی پہیلی سلجھ گئی تھی وہ اکثر چاچو کے کمرے میں لگی شنایا خان کی تصویر دیکھا کرتا تھا اس لیے کشف کا چہرہ اسے جانا پہچانا لگتا تھا۔

سب روٹین میں واپس آگئے تھے اکثر کال پر رابطہ رہتا تھا سنان بہت اسرار کرتا تھا آنے کے لئے کشف اور حنا کو بھی ویک اینڈ پر لے آتا کشف میڈیکل کے تھرڈ ائیر میں آگئی تھی کہ زندگیوں میں پھر کہرام آگیا جب اچانک کشف کلاس میں بے ہوش ہوگئی تھی ٹیسٹ کی رپورٹس کے مطابق اس کو برین سرجری کی ضرورت تھی وہ دو دن ہوش میں اور دو دن بے ہوشی میں گزارتی سنان خود برین سرجن تھا اور جانتا تھا اس کی سرجری جلد از جلد ہو جانی چاہیے اس نے فارن سے ڈاکٹر بلائے تھے خود بھی وہ ساتھ تھا ایسے میں کچھ ایسے فیصلے تھے جو اسماء بیگم اور زمان حیدر کو لینے تھے پھر جو بات اکیس سالوں میں انہوں نے

خود سے بھی نہیں کی آپریشن کے لیے جاتے ہوئے سنان کو بتادی تھی شاید انہیں لگا کہ وہ خالہ زاد کے بجائے اپنی بہن کی سلامتی کے لیے زیادہ کوشش کرے گا زوار، ارسل سب حیران پریشان تھے۔ سنان کے کندھوں پر بڑی زمینداری ڈال دی تھی اس نے بہن کا سر چوما کن حالات میں اسے پایا تھا۔ آپریشن کامیاب ہوا تھا۔ کشف خطرے سے باہر تھی۔ کچھ ٹائم کے لیے سنان چاہتا تھا کہ وہ ہسپتال رہے تاکہ وہ مکمل ٹیسٹ دوبارہ کرواسکے اچھی تو اسے وہ پہلے بھی لگتی تھی مگر جب سے حقیقت معلوم ہوئی تھی تو عجیب سے احساسات تھے پتہ نہیں جب اس کو معلوم ہوگا تو اس کا رسپانس کیسا ہوگا۔ ابھی تو اس نے بابا کو بھی نہیں بتایا تھا۔

حسان ملک میڈیکل کی ریسرچ پڑھ رہے تھے جب سنان کمرے میں آیا۔ بابا آپ کا تھوڑا سا ٹائم چاہیے آجاؤ بیٹا کیا مصروفیات ہیں آج کل اس نے بات شروع کرنے کی غرض سے کہا سنان سب خیریت ہے وہ سارا دن ساتھ ہوتے تھے اس لیے اس کا تمہید باندھنا انہیں عجیب لگا۔ بابا آپ کو کچھ بتانا تھا وہ کشف کے بارے میں وہ الرٹ ہوئے سب ٹھیک ہے اس کی رپورٹس وہ پریشان ہوئے۔ بابا وہ ٹھیک ہے سب ٹیسٹ کلیر ہیں اس نے ہاتھ تھامے وہ دراصل میری ریئل سسٹر ہے مطلب آپ کی بیٹی شنایا ماں کی death پر ہوئی

تھی اور زندہ بھی بچ گئی تھی نانا نے آپ کو نہیں بتایا پھر خالہ سے آپ کا رابطہ نہیں رہا کیونکہ آپ پاکستان میں نہیں تھے۔ آپریشن سے پہلے خالہ نے مجھے بتایا تھا اس نے باپ کے ہاتھ میں واضح کپکپی محسوس کی۔ بابا آپ کو خود کو سمبھالنا ہے ابھی تو کشف کو سمبھالنا ہے اس نے پہلی دفعہ باپ کو کمزور محسوس کیا تھا۔ میں ٹھیک ہوں میرا دل کہتا تھا اس سے کوئی تعلق ہے اس سے شنایا کی خوشبو آتی تھی اسے دیکھ کر سو نہیں پایا تھا میں کتنی راتیں بے آرام رہا انہوں نے بیٹے کو دل کا حال سنایا۔ بابا انشاءاللہ جلد ہی سب ٹھیک ہو گا کشف ہمارے ساتھ ہو گی۔

کشف کیسا ہے میرا بچہ وہ کمرے میں داخل ہوئے اسماء بیگم نے نظریں چرائیں اور کمرے سے باہر آ گئیں۔ ارسل اور زوار اس کے پاس تھے۔ اسماء بہت شکریہ تمھارا احسان مند ہو۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کی اولاد کو آپ سے دور رکھا مگر حالات ایسے تھے کہ میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکی۔ بابا کے جانے کے بعد آپ کو بہت ڈھونڈا مگر آپ کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ اب جب ملے تو میں خود غرض ہو گی کیونکہ کشف مجھے زوار اور ارسل سے بھی پیاری ہے۔ فہد ملک نے یہ سب حیران ہو کر سنا وہ چاچو کو دیکھ کر ان کی طرف آیا

تھاان دونوں کے باتیں غیر ارادی طور پر اس نے سن لیں تھیں۔ حسان ملک کی فہد پر نظر پڑی اس کی نظروں کے تاثر نے انہیں سمجھا دیا تھا کہ اس نے سب سن لیا ہے۔

کشف آپ کو کچھ دنوں کے لئے ڈاکٹر حسان کے گھر رکنا پڑے گا جب تک سٹیبل نہیں ہو جاتیں زمان خان نے کہا۔ مگر بابا مجھے نہیں رہنا اس نے کسی کو بھی خاطر میں نہ لاتے ہوئے کہا۔ بیٹا آپ کی صحت کے لیے ضروری ہے۔ نہیں امی اور آپ میرے ساتھ رہیں یہاں کمرہ لے لیتے ہیں مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہے، بیٹا میں بھی تو زمان صاحب کی طرح ہوں نا مگر کشف نے نظریں پھیر لیں جیسے وہ کچھ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔ فہد غصے سے باہر گیا سنان بھی اس کے ساتھ باہر آ گیا۔ یار تم عجیب ہو بتاتے کیوں نہیں اسے۔ وہ اس کنڈیشن میں نہیں ہے فہد۔ اچھا وہ سب کی دل آزاری کی کنڈیشن میں ہے۔ اس نے طنز کیا فہد اس نے گھورا اچھا اب بہن کے لیے مجھے گھوروگے فہد نے کہا۔ نہیں یار سالے ایسا نہیں کر سکتے نا اس نے معصومیت سے کہا۔ فہد کے چہرے پر مسکراہٹ آئی مطلب میں نے صحیح جانا تم کشف میں انٹرسٹڈ ہو نا اس نے تصدیق کی۔ جب پتا ہے تو پوچھتے کیوں ہو سنان نے بہن کے نصیب پر بے ساختہ دعا کی اور فہد کو گلے لگا یا۔ اچھا اب اتنا ایموشنل

ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے وہ دور ہوا اور دونوں مسکراتے ہوئے اندر بڑھ گئے جہاں کشف مان گئی تھی۔

اسماء بیگم جانے سے پہلے آئیں تھیں وہ کشف کے لیے ارسل کی بات کر رہی تھیں اس سے پہلے کہ حسان صاحب کوئی جواب دیتے سنان نے کہہ دیا تھا ارسل اس کا بھائی تھا اور بھائی رہنے دیں کشف کا انکار ارادہ فہد کے لیے ہے حسان صاحب نے بیٹے کو دیکھا جس نے انہیں اشارے سے مطمئن کیا۔ وہ بھی فہد سے مل چکی تھیں انہیں اچھا لگا تھا وہ بھی پھر وہ چلی گئیں۔ سنان نے فہد کے بارے میں بتایا تھا اور وہ خود بھی ایسا ہی چاہتے تھے۔ کشف ڈاکٹر سنان کے ساتھ ان کے گھر آ گئی تھی سنان کی وائف سے اس کی کافی دوستی تھی پھر آئمہ اور فہد بھی اکثر آ جاتے تھے فہد اتنے جوک سناتا اسے حیرت ہوتی کہ وہ ڈاکٹر کیسے بن گیا۔

سنان اسے چھیڑتا تھا کہ کشف کے آنے سے کچھ زیادہ چکر لگانے لگے ہو تو وہ ڈھیٹ بن کر کہتا تو اسے میرے گھر بھیج دو تا کہ تمھارے گھر نا آنا پڑے۔ سنان اسے مصنوعی غصہ کرتا۔

کشف اور ارسل مارکیٹ آئے تھے کشف کا موڈ بہت اچھا تھا وہ کھانا کھانے بیٹھے تو ارسل نے کہا کہ کشف زندگی بہت عجیب ہے کبھی کبھی کچھ ایسی غیر یقینی صورتحال کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے ایک حقیقت آج میں بھی آپ کو بتانا چاہتا ہوں تمھاری

سچائی اس نے الف سے ے تک ساری کہانی اسے سنادی تھی۔ شافی تم ہماری بہن تھی ہو

اور رہو گی مگر تمھارے حقیقی رشتے بھی ترس رہے ہیں کہ تم انہیں بابا کہو اور وہ تمھیں

سینے سے لگائیں سنان بہن سے ہنسی مزاق کرے اس نے روتی ہوئی کشف کو سینے سے لگایا

۔ چلیں اب مجھے امید ہے آپ جلد مجھے سمجھ جائیں گیں۔

رات کھانے پر کشف غیر حاضر تھی۔ کشف کہاں ہے ثناء سنان نے پوچھا اسے شام سے

بخار ہے دوا لے کر سو گئی تھی دیکھ کر آئی ہوں ابھی بھی بخار ہے سنان کے ساتھ حسان

ملک نے بھی کھانا چھوڑا اور اس کے کمرے کی طرف بڑھے وہ بخار سے بے ہوش تھی

سنان پانی اور پٹیاں لے کر ساری رات سراہنے بیٹھا رہا تھا اور حسان صاحب بھی پوری

رات جاگتے رہے۔ ثناء بچوں کو سلانے چلی گئی تھی۔ صبح اس نے ماتھے پر رکھے بھائی کے

ہاتھ پر ہاتھ رکھا سنان متوجہ ہوا کچھ چاہیے گڑیا۔ بھائی۔ جی بھائی کی جان اس نے بہن کا ماتھا

چوما وہ گلے لگ کر رونے لگی تو سنان بھی رو پڑا ان کے رونے سے حسان صاحب کی آنکھ

کھل گئی تھی ان کو روتا دیکھ کر ان کی بھی آنکھیں نم ہوئیں۔ بھائی وہ میرے بھائی کشف اور

ساتھ لگی بس کرو سنان آپ سے تو اس بے وقوفی کی امید نہیں تھی کشف کی طبیعت

خراب ہو جائے گی انہوں نے سنان کو ڈانٹ کر الگ کیا کشف مسکرائی بابا دیکھیں مجھے

ڈانٹ پڑی ہے تو کتنی خوش ہے وہ خفا ہوا۔ میری بیٹی بابا سے نہیں ملے گی وہ ہچکچاہٹ سے ان کے قریب ہوئی اور پھر سے رونے لگی۔ کشف بس کر دو بیٹا اللہ کو سب ایسے ہی منظور تھا۔ ثناء نے خوشگواری سے کمرے کے ماحول کو دیکھا اور نظروں سے شوہر سے پوچھا سنان ہنستے ہوئے بولا اب گھر میں روز لڑائی ہوگی پہلے دو دوستیں رہتی تھیں اب نند بھابھی ہیں میں آپ کو ایسی لگتی ہوں سنان بھائی وہ چیخی نہیں وہ تو اس نے سر پر ہاتھ رکھا مطلب میں آپ کو ایسی لگتی ہوں ثناء نے شور مچایا۔ یار یہ تم دونوں مل کر مجھے کیوں ڈرا رہی ہو وہ مصنوعی ڈرا تو سب ہنس پڑے۔ شام میں فہد اور آئمہ آ گئے تھے تو حسان صاحب نے کہا کے بھائی صاحب اور بھابھی کو بھی لے آتے اچھا ہمارے آنے کی خوشی نہیں ہے آپ کو فہد بولا اس نے ایک نظر سنان کے ساتھ بیٹھی کشف کو دیکھا۔ نہیں بالکل خوشی نہیں ہے کیونکہ تم کون سا ہم سے ملنے آتے ہو سنان نے چھیڑا اچھا آؤ میری بہن سے ملو ڈاکٹر کشف ملک اس نے کشف کے کندھے پر ہاتھ پھیلایا۔ فہد نے خوشی سے ان دونوں کو دیکھا اور آئمہ تو اٹھ کر گلے ملی پیاری لڑکی تم ہماری کزن ہو میں تو بہت خوش ہوں لو جی کر لو قبضہ کشف پر بھی اس نے آئمہ کو تنگ کیا ہاں تو کیا آپ اپنی بیوی کو بچا کر رکھ لینا مجھ سے۔ وہ ہی تو کر رہا ہوں وہ منہ میں بولا سنان کو ہنسی آ گئی ہاں ہنس لو تم بھی اسے گھورا۔ کشف کی

ہاوس جاب کے ہوتے ہی جواد ملک نے رشتہ ڈالا تھا مگر کشف ابھی تیار نہیں تھی فہد اس سے ملنا چاہتا تھا مگر وہ اس سے بچتی پھرتی تھی آئمہ کی سالگرہ تھی سب نے ہسپتال سے آنا تھا صرف کشف گھر آکر سو گئی تھی سنان نے فہد کو کہا تھا کہ گھر سے کشف کو لیتا آئے وہ خود بھی ایسا موقع چاہتا تھا۔ بہت دیر سے بیل بجا رہا تھا اس کے پاس کشف کا نمبر بھی نہیں تھا تنگ آکر اس نے سنان کو کال کی کے کشف سے کہے کہ گیٹ کھول دے تھوڑی دیر بعد کشف نے گیٹ کھولا نیند سے گلابی آنکھیں اس نے دلچسپی سے اسے دیکھا جو انگلیاں چٹخا رہی تھی۔ چلیں وہ مخاطب ہوا میں ریڈی ہو جاؤں۔ نہیں ساتھ لے لیں وہیں جا کر ہو جایئے گا میں باہر انتظار کر رہا ہوں جلدی آیئے گا کشف نے رات میں ڈیسائیڈ کیے ہوئے کپڑے جلدی سے بیگ میں رکھے اور باہر آئی فہد نے گیٹ لاک کیا اور فرنٹ سیٹ پر آگیا کشف پہلے ہی بیٹھ گئی تھی۔ آپ کی طبعیت ٹھیک ہے فہد نے پوچھا ہوں شاید موسم چینج ہو رہا ہے آپ غلط وقت پر سو گئی تھیں اس نے خود ہی جواب دیا۔ کچھ کھایا تھا دوپہر اس نے وقت دیکھا جہاں تین بج رہے تھے۔ نہیں وہ میں سو گئی تھی۔ بہت اچھا ڈاکٹر ہو کر بھی اتنی لاپروائی اس نے ڈانٹا۔ کشف نے سر جھکایا فہد نے KFC پر روکتے ہوئے کہا کہ کچھ سنیکس لے لیں شام میں کھانا دیر سے ہو گا کافی گیدرنگ ہے۔ وہ خاموشی سے اس کے

پیچھے ہوئی۔ فہد نے آڈر پلیس کیا اور مخاطب ہوا کشف میں آپ کو کیسا لگتا ہوں پلیز جواب دیں اس کو خاموش دیکھ کر اس نے کہا ایسا کچھ نہیں ہے وہ بولی تو پھر آپ نے انکار کیوں کر دیا اس نے بے بسی سے پوچھا۔ میں چاہتا تھا کہ میں آپ کو بتاؤں کے آپ میرے لیے کیا اس کے لیے آپ سے جائز تعلق کا خواستگار ہوا تھا آپ نے منا کر دیا۔ آپ میری زندگی میں آنے والی وہ خوشی ہو جس کو خوابوں میں سجایا ہے اور حقیقت میں محسوس کیا ہے کیا آپ اس احساس کو امر نہیں کر سکتیں کچھ تو بولیں پلیز اس نے ہاتھوں میں بال جکڑے وہ اب بھی خاموش اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔ فہد نے گہرا سانس لیا آڈر آتے ہی اس نے کشف کے کھانے کا انتظار کیا اور اٹھ گیا۔ سارا راستے خاموشی تھی کشف نے فیصلہ لینا تھا زندگی کے سفر میں اس نے کسی کو تو چننا تھا تو فہد ملک ہی صحیح وہ جانتی تھی کہ اس میں اس کے بڑوں کی خوشی تھی اور پھر شاید فہد ملک کی چاہت کے سامنے ہار گئی تھی وہ دونوں آگے پیچھے ملک ہاوس میں داخل ہوئے لاونج میں داخل ہوتے ہی وہ پکاری سنو ڈاکٹر ویسے تو جو کر زیادہ لگتے ہو انکل آنٹی کو بھیج دینا انکار نہیں کروں گی وہ مسکرائی فہد ساکن تھا سمجھے نہیں اس نے آنکھیں جھکائیں اس کی پلکوں کے اٹھنے گرنے نے فہد کے حواس بحال کیے تو وہ آئمہ کے کمرے میں جا چکی تھی۔ وہ مسکرایا سنان بھی اسے اکثر کہتا تھا کہ ڈاکٹر کم جو کر

زیادہ لگتے ہو پھر وہ بھی تو سنان کی بہن تھی شام میں امی، بابا، ارسل، زوار بھائی، بھابھی اور بچوں کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔ میرون کرتے کے ساتھ پلازو اور گھسے میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی سب نے بڑھ کر اسے پیار کیا اور صدقہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد سنان اور زوار مولوی صاحب کے آنے کا بتا رہے تھے ثناء بھابھی نے اس کے سر پر ڈوپٹہ ڈالا اب وہ کشف ملک بنی فہد ملک کے پہلو میں تھی تھوڑی دیر پہلے آئمہ نے کیک کاٹا تھا سب مہمانوں کی موجودگی میں فہد نے اس کو رنگ پہنائی تھی تب سے ہی سب کی موجودگی میں ہاتھ تھامے ہوئے تھا جب بھی ہاتھ نکالنے کی کوشش کرتی اس کی گرفت اور سخت ہو جاتی تھی کشف تھوڑی دیر بعد اسکو گھورتی مگر ذرا جو اس پر اثر ہو جاتا۔ اب سنان اور وہ اشاروں میں باتیں کر رہے تھے شاید وہ کچھ وقت کشف کے ساتھ اکیلے گزارنا چاہتا تھا اور سنان مان نہیں رہا تھا کشف نے پھر سے ہاتھ کھینچا اب وہ پورا کشف کی طرف گھوما دیکھو مسز کشف فہد ملک اب اگر آپ نے ہاتھ کھینچا نا تو ان سب کی پرواہ کیے بغیر رخصتی کروا لوں گا۔ اس کی بات پر کشف کی واہونے والی آنکھوں نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔

ختم شد

امید کرتی میری کاوش آپ کو پسند آئے گی۔آپ کی رائے میرے لیے بہت اہم ہے

۔اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں شکریہ۔

OWC NHN OWC NHN
NHN
NovelHiNovel.Com
OWC
OnlineWebChannel.Com
OWC NHN OWC NHN

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچاننا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959